125601- مسجد نبوی کی بجائے کسی ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرنا جہاں زیادہ خشوع پیدا ہوتا ہو

سوال

پچھلے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہم مسجد نبوی کے قریب رہ رہے تھے، ایک نوجوان نماز عشاء کے علاوہ باقی سب نمازیں مسجد نبوي ميں ادا کرتا لیکن نماز عشاء اور نماز تراویح اور رات کا قیام کہیں اور ادا کرتا، اور دلیل یہ دیتا کہ اس کا دل حرم کے بعض امام سے راحت نہیں پاتا اور وہ رمضان کا آخری عشرہ ضائع نہیں کرنا چاہتا، اور میرے نزدیک اہم چیز میرا دل ہے.

اور اعتکاف کرنے والا ایک شخص کہتا کہ میں سارا دن اعتکاف کرتا ہوں لیکن عشاء اور نماز تراویح و قیام مسجد نبوی سے باہر کرتا ہوں، جناب مولانا صاحب اس کے بارہ میں آپ کی رائے کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

مسجد نبوی میں نماز ادا
کرنے کا اجرو ثواب بہت زیادہ ہے جیسا کہ درج ذیل حدیث میں وارد ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" میری اس مسجد میں ایک
نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی سب مساجد میں ایک ہزار نماز سے بہتر ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (
1190) صحیح مسلم حدیث نمبر (1394).

یہ حدیث فرضی اور اس نماز
کو شامل ہے جو باجماعت ادا کرنا مستحب ہے مثلا تراویح.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء
کرام کا کہنا ہے کہ :

" گھر میں نفلی نماز ادا
کرنا مستحب ہے، چاہے وہ سنن رواتب ہوں یا غیر راتب، مگر وہ نماز جو شریعت نے مسجد
میں ادا کرنا مشروع کی ہے، مثلا تحیۃ المسجد، اور اسی طرح وہ نماز جو شریعت نے

باجماعت ادا کرنا مشروع کی ہے، مثلا نماز تراویح اور نماز کسوف اور خسوف یہ مسجد میں
ادا کی جائیگی.

اور اسی طرح نماز عید اور
نماز استسقاء یہ عیدگاہ میں ادا کی جائیگی" انتہی مختصرا

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ
الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (239/7).

آپ کے دوست کا مسجد نبوی
میں ادا نہ کرنا اور اس کا سبب خشوع بتانا بلاشک نماز میں خشوع اور اصلاح قلب مطلوب
ہے، اور قرآن مجید اچھی آواز سے تلاوت کرنا اس میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے، اور
سامع اس سے اثرانداز بھی ہوتا ہے.

اس لیے اگر آپ کا دوست کسی
دوسری مسجد میں جا کر نماز ادا کرتا ہے جہاں اس کو زیادہ خشوع حاصل ہوتا ہے تو اس
میں کوئی حرج نہیں، اس نے فضیلت والی جگہ چھوڑی ہے، اور اس نے اس فضیلت کی حرص رکھی
جو بالذات نماز یعنی خشوع ہے.

اور دو فضیلتوں کے تعارض
کے وقت جیسا کہ آپ کے دوسب کا حال ہے تو عبادت کی ذات میں جو فضیلت ہے اسے مقدم
کرنا چاہیے.

شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ
فرماتے ہیں:

"اچھی آواز اور بہترین
قرآت کا دل پر اثر ہوتا ہے، اور دل کو حاضر کرنے میں موثر ثابت ہوتی ہے، اور بدن
میں خشوع اور اللہ کی کلام سے متاثر ہونے میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہے اور اسے
سننے میں لذت آتی ہے،. جس کی بنا پر اسے سمجھنا آسان اور اس کے معانی کا ادراک سہل ہوتا
ہے، اور اس پر غور و فکر اور تدبر کرنا اور اس کے اعجاز کو پہچاننا اور اس کی بلاغت
اور قوت اسلوب کو سمجھنا آسان ہوتا ہے.

اور یہ سب کچھ اس پر عمل
کا سبب بنتا ہے، اور قرآن مجید کی راہنمائی وارشادات کے قبول کا باعث بنتا ہے، اس
لیے جو کوئی بھی اچھی آوازوالا تجوید کے ساتھ پڑھنے والااور خشوع وخضوع اور
اطمنان کے ساتھ پڑھنے والاقاریٔ تلاش کرے اس کو عیب نہیں دیا جاسکتا.

کیونکہ اس طرح کے شخص کے
پیچھے نمازادا کرنا مقصود ہے چاہے دور ہی جانا پڑے، اور اسے دوسرے قاریٔ پر فضیلت
دی جاتی ہے جواچھا نہ پڑھے اور غلطیاں کرتا ہویا پھر آوازاچھی نہ ہو، اور سوز کے
ساتھ نہ پڑھے، یا پھر تیز تیز پڑھے اور نماز میں اطمنان بھی نہ کرتا ہو، اور قرآت
میں خشوع نہ اختیار کرے چاہے اس کی مسجد قریب ہی ہو" انتہی

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن
جبرین (28/24).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ
کہتے ہیں:

"سائل کا یہ قول کہ کیا
مسجد حرام میں اعتکاف کرنا باقی مساجد سے افضل ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ: جی
ہاں باقی مساجد سے افضل ہے اور اس کے بعد مسجد نبوی میں اور اس کے بعد مسجد اقصی
میں اعتکاف کرنا باقی مساجد سے اخری ہے اور اس کے بعد باقی دوسری مساجد میں فضیلت
کے اعتبار سے افضل ہوگا.

لیکن یہاں ہمیں ایک مسئلہ
سمجھنا چاہیے کہ: ہمیں عبادت کی جگہ اور وقت کی بجائے فی ذاتہ عبادت کا خیال کرنا
چاہیے، یعنی عبادت کی جگہ یا وقت کا خیال رکھنے کی بجائے ہمیں اس عبادت کے فضائل کا
خیال کرنا چاہیے.

دوسرے الفاظ میں اس طرح کہ
اگر کسی انسان کا ان تین مساجد کی بجائے کسی دوسری مسجد میں اعتکاف کرنا زیادہ خشوع

اور اللہ کی زیادہ عبادت کا باعث ہو تو اس کے لیے اس مسجد میں اعتکاف کرنا زیادہ افضل ہو گا؛ کیونکہ یہ چیز فی ذاتہ عبادت کی افضلیت کی طرف لوٹتا ہے.

اہل علم کا خیال ہے کہ
طواف قدوم کرنے والے شخص کا طواف میں رمل کرنا اس کا کعبہ کے قریب ہونے سے زیادہ بہتر ہے، انہوں نے اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ رمضل کی فضیلت فی ذاتہ عبادت کے ساتھ متعلق ہے، اور کعبہ کے قریب ہونا یہ جگہ کی فضیلت سے تعلق رکھتا ہے.

اور فی ذاتہ عبادت کی
فضیلت کا خیال کرنا اس کی جگہ کی فضیلت کے خیال کرنے سے زیادہ بہتر ہے، انسان اور خاص کر طالب علم یہ نقطہ ضرور مد نظر رکھے، وہ یہ کہ فی ذاتہ عبادت کی فضیلت کا اس عبادت کی جگہ اور وقت سے زیادہ خیال کرنا چاہیے" انتہی

دیکھیں: فتاوی نور علی
الدرب (4–5/205).

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ
بھی کہنا ہے:

"بلاشک وشبہ تینوں مساجد
جن کی طرف جانے کے لیے شد الرحال یعنی سفر کیا جاتا ہے وہاں اعتکاف کرنا افضل ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں، اور نہ ہی اس کا کوئی معارض ہے، لیکن اگر اس پر یہ مرتب ہوتا ہو کہ اس کی اپنی مسجد میں اسے زیادہ خشوع وخضوع حاصل ہوتا ہو، اور وہ اللہ کی طرف زیادہ متوجہ ہو، اور شور شرابہ سے محفوظ رہے، اور جو اسے دیکھنے میں اس کے لیے خطرہ ہوں اس سے محفوظ رہے تو یہاں ہم کہیں گے کہ آپ کے لیے اپنی مسجد افضل اور بہتر ہے" انتہی مختصرا

دیکھیں: شرح الکافی (4/
159).

ہمیں تو یہی ظاہر ہوتا ہے
کہ: آپ کے دوست نے جو کچھ کیا ہے اس میں کوئی حرج نہیں، حالانکہ حرمین کی امامت کے

لیے انہیں اختیار کیا جاتا ہے جو اچھی اور بہتر قرآت کرتے ہیں اور اچھی آواز کے مالک ہیں.

رہا مسئلہ کچھ اعتکاف کرنے
والوں کا نماز عشاء اور تراویح ادا کرنے کے لیے مسجد نبوی سے باہر جانے کا مسئلہ تو اس شخص کا اعتکاف صحیح نہیں، کیونکہ وہ بغیر کسی ضرورت کے مسجد سے باہر نکلا ہے.

اسے چاہیے کہ یا تو وہ
مکمل آخری عشرہ کا اعتکاف مسجد نبوی میں کرے، اور بغیر کسی ضرورت کے باہر نہ نکلے یہی اس کے افضل ہے.

یا پھر وہ جس مسجد میں
نماز ادا کرتا ہے وہیں اعتکاف کرے، تا کہ وہ آخری عشرۃ کے اعتکاف کا اجر و ثواب حاصل کر سکے، اور اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء و پیروی بھی کرے.

واللہ اعلم.